تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل

سید بادشاہ تبسم بخاری
(ایم اے اردو، بی ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم

تحذیر الناس کے رد میں لاجواب علمی دلائل

ختم نبوت

اور

تحذیر الناس

سید بادشاہ تبسم بخاری

(ایم اے اردو بی ایڈ)

ادارہ اشاعت العلوم

ڈسن پورہ لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

نام کتاب ____ ختم نبوت اور تحذیر الناس

تصنیف ____ سید بادشاہ تبسم بخاری

اشاعت بار اول ____ دسمبر 2011ء

کمپوزنگ ____ ظفر سلطان/محمد عرفان شاہ/غلام یٰسین

صفحات ____ 508

ناشر ____ ادارہ اشاعت العلوم، روشن پورہ، لاہور

تعداد ____ 1100

قیمت ____ روپے

ملنے کے پتے

(۱) مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۳) احمد بک کارپوریشن (ٹرسٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۴) اسلامک بک کارپوریشن (ٹرسٹ) اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی

(۵) مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

انتساب

اُس بلند مرتبہ ہستی کے نام

جس نے تحفظِ ختم نبوت کے لئے مجاہدِ اوّل کا کردار ادا کیا

یعنی

خلیفۂ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خاندان ولی اللہی سے فیض حاصل کرنا چاہتی ہے اور شاہ اسماعیل اس خاندان کے ہوتے ہوئے رائے بریلی کے سید احمد صاحب کے جا مرید ہوتے ہیں، کیوں؟ ؏

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

فاقہ کش مگر اپنے نبی کے غلام مسلمان کے بارے میں انگریز کی سوچ کو حضرت علامہ اقبال نے شعر میں اس طرح ڈھالا ہے:

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
اس کے بدن سے روحِ محمد ﷺ نکال دو

روحِ محمد نکالنے کے کیا سامان کیے گئے؟ درج ذیل چند عبارات ملاحظہ فرمائیں:

''بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا حق اُس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار (کمینے) کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی؟ اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۵ مکتبہ سلفیہ لاہور)

یعنی استمداد و استعانت جو انبیاء و اولیاء سے کی جاتی ہے تو بڑے کا حق لیکر یعنی اللہ کا حق لے کر ذلیل کو دے دیا۔ یہاں ذلیل، انبیاء و اولیاء کو کہا گیا۔ پھر آگے کہا، جیسے بادشاہ کا تاج بجائے بادشاہ کے سر پر رکھنے کے کسی کمینے اور نیچ کے سر پر رکھ دیا جائے، اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی۔ یہ بات سمجھا کر اب کہتے ہیں کہ خوب اچھی طرح جان لو کہ ہر مخلوق (ساری مخلوق آگئی) بڑا ہو (انبیاء کرام) یا چھوٹا (اولیاء کرام) اللہ کی شان کے آگے چمار (یعنی کسی کمینے اور نیچ) سے بھی ذلیل ہے...... نقل کفر کفر نباشد۔ یعنی چمار کی پھر کچھ حیثیت ہے اللہ تعالیٰ کے آگے انبیاء و اولیاء کی حیثیت چمار جتنی بھی نہیں۔ (والعیاذ باللہ)

شاہ اسماعیل صاحب کے اس جملے پر غور فرمایئے: ''جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا''

''اللہ کے حق سے مراد'' اس کی مدد دینا، فریاد سننا، مشکلیں آسان کرنا، تندرست کرنا وغیرہ ہے ''اس کی مخلوق کو دیا'' سے مراد انبیاء و اولیاء ہیں...... تو بڑے سے بڑے یعنی اللہ تعالیٰ کا حق ذلیل سے ذلیل (یعنی انبیاء و اولیاء) کو دے دیا۔ اس وضاحت پر بھی بندہ اللہ تعالیٰ سے ہزار بار معافی کا طلبگار ہے...... تقویۃ الایمان جو اردو زبان میں لکھی گئی وہ بھی شاہ اسماعیل صاحب دہلوی ہی نے لکھی۔ آیئے دیکھتے ہیں اردو زبان میں ''ذلیل'' کے کیا معنی ہیں؟ فیروز اللغات میں اس کے معنی خوار، رسوا، بدنام اور کمینہ کے ہیں...... بڑے سے بڑے کے مقابل ''ذلیل سے ذلیل'' کہا گیا ہے ''ذلیل سے ذلیل'' جس موڈ میں لکھا گیا اس کا معنی کمینہ سے کمینہ یا نیچ سے نیچ ہوگا۔ اب آیئے قرآن مجید کی طرف سورۃ المنافقون میں فرمایا:

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ

اس کا ترجمہ و تفسیر مفتی محمد شفیع دیوبندی کراچی کی تفسیر معارف القرآن ج ۸ سے لی جاتی ہے اس سورۃ کے شانِ نزول میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ایک موقعہ پر رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لیے (جبکہ غزوہ بنی المصطلق کی فتح کے بعد ایک چشمہ یا کنویں پر پانی کی وجہ سے ایک انصار اور ایک مہاجر کا جھگڑا ہوا اور حضور ﷺ کو اطلاع ہوئی تو جھگڑا مٹا کر سب کو بھائی بھائی بنا دیا)۔ اپنی مجلس میں جس میں منافقین جمع تھے اور مومنین میں سے صرف زید بن ارقم رضی اللہ عنہ موجود تھے اس مجلس میں اُس نے انصار کو مہاجرین کے خلاف بھڑکایا اور کہا اب تمہیں چاہیے کہ جب مدینہ پہنچ جاؤ تو تم میں سے جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو نکال باہر کرے۔ اسکی مراد عزت والے سے خود اپنی جماعت اور انصار تھے اور ذلیل سے مراد (معاذ اللہ) رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین صحابہ تھے۔ حضرت زید بن

ارقم رضی اللہ عنہ نے جب اس کا یہ کلام سنا تو فوراً بولے کہ واللہ تو ہی ذلیل و خوار اور مبغوض ہے اور رسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف سے دی ہوئی عزت اور مسلمانوں کی دلی محبت سے کامیاب ہیں۔''

آگے لکھا ہے کہ حضور ﷺ پر یہ چیز بہت شاق گزری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سامنے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ اجازت فرمائیں تو میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ اس واقعہ کے بعد سورۃ المنافقون اتری۔ دیوبندی حضرات اپنے مفتی صاحب کی یہ عبارت ملاحظہ کریں۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

''ابن اُبی اُس قبیلہ کا سردار تھا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی اُس کی عزت و عظمت کے قائل تھے لیکن جس وقت اُس کی زبان سے مومنین، مہاجرین اور خود رسول اللہ ﷺ کے خلاف الفاظ سنے (الفاظ وہی تھے یعنی ''ذلیل'' جو شاہ اسماعیل نے انبیاء کے لیے کہے۔ راقم) تو برداشت نہ کرسکے۔ اسی مجلس میں ابن اُبی کو منہ توڑ جواب دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت پیش کردی۔ اگر آج کل کی برادری پرستی ہوتی تو اپنی برادری کے سردار کی یہ بات وہ بھی حضور ﷺ تک نہ پہنچاتے۔'' (معارف القرآن ج ۸ ص ۵۵)

ایک عبارت اور دیکھیے:

''اسی واقعہ میں خود ابن اُبی کے صاحبزادے عبداللہ کے واقعہ نے اس کو کس قدر روشن کردیا کہ اُن کی محبت و عظمت کا اصل تعلق صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے تھا جب اپنے باپ سے اُن کے خلاف بات سنی تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر خود اپنے باپ کا سر قلم کرنے کی پیشکش کردی اور اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اُسے روک دیا''۔ (ص ۵۵ ایضاً)

مفتی صاحب کی بات کتنی سچی نکلی کہ آج برادری پرستی اور اکابر پرستی کے شکار ہو کر لوگوں کو انتہائی توہین آمیز عبارات پڑھ کر بھی کچھ احساس نہیں ہوتا۔ دیکھیے جس سیاق و سباق میں یہ لکھا گیا ہے کہ ''بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا'' یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شاہ اسمٰعیل نے انبیاء و اولیاء کو ذلیل سے ذلیل کہہ کر بہت بڑی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔ اوپر جو آیت کریمہ درج کی گئی اس کے متصل ہی ارشاد ہوا:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔

(منافقون: ۸)

ترجمہ: حالانکہ (ساری) عزت تو صرف اللہ کے لیے، اُسکے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے ہے مگر منافقوں کو (اس بات) کا علم ہی نہیں۔

منافقین نے مسلمانوں کو مع اُنکے رسول اللہ ﷺ کے معاذ اللہ ذلیل کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ''عزت والا'' کہہ کر منافقین کو ذلیل و خوار کردیا اور نبی کی شان بلند فرما دی۔ جبکہ اسمٰعیل دہلوی نے جگہ جگہ بارگاہ نبوت میں نازیبا اور تحقیر آمیز الفاظ و لب و لہجے کے ساتھ نبی معظم ﷺ کو اپنے مقام و منصب سے گرانے کی سعی ناکام کی۔ یہاں ایک اتفاقی واقعے کا ذکر بے جا نہ ہوگا کہ مسجد میں ایک دیوبندی امام نے جماعت کرانا تھی اور اس وقت ایک آدمی مصروف تلاوت تھا۔ دو تین بار کہنے کے باوجود جب اُس نے قرآن مجید بند کرنے میں ذرا دیر کردی تو امام صاحب کو غصہ آ گیا۔ انھوں نے جا کر خود اس کے ہاتھ سے قرآن مجید جھٹکے سے لیا اور الماری کی طرف اچھال دیا۔ جس سے قرآن مجید الماری سے نیچے زمین پر آ رہا۔ سب لوگوں نے توبہ توبہ کی اور کانوں کو ہاتھ لگا کر استغفار پڑھنے لگے۔ ایک آدمی نے کہا کہ اگر آپ کو غصہ آ ہی گیا تھا تو اس بندے پر خفا ہو لیتے، قرآن کریم سے یہ بدسلوکی کیوں کی؟۔ یہی حال مولانا اسمٰعیل صاحب کا ہے کہ اگر (بقول اُنکے) معاشرہ کے اندر اعتقادی اور عملی بے راہ روی، مشرکانہ رسوم و تہوار اور بدعات و خرافات کا دور دورہ تھا تو اُن خرابیوں کو ختم کرنے کے لیے اُن خرابی کرنے والوں پر سختی اور شدت

کرتے نہ کہ انبیاء و اولیاء کو اپنے اپنے مقام اور منصب سے گرا کر ان کی توہین کے مرتکب ہوتے۔

(۲) ''جب خالق اللہ ہے اور اسی نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام؟ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ (تعلق) اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر؟'' (تقویۃ الایمان ص ۲۰)

پہلے جملے میں بھی ''اور کسی سے ہم کو کیا کام'' کا مطلب ہے کہ خدا کو چھوڑ کر نبیوں ولیوں سے ہم کو کیا کام؟ اگلے جملے میں جو بادشاہ کی مثال بیان کی ہے اس میں ''جیسے'' کا لفظ تشبیہ کے لیے ہے۔ مولانا صاحب کے مخاطب مسلمان ہیں، کافر و مشرک نہیں۔ اور مسلمان نبیوں ولیوں کو وسیلہ بنا کر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجات میں مدد طلب کرتے ہیں۔ لہٰذا مولانا اسماعیل صاحب کہتے ہیں کہ جب خالق اللہ ہے تو اپنے کاموں میں اسی کو پکاریں۔ نبیوں ولیوں سے ہم کو کیا کام؟ حالانکہ ہر مسلمان نبی ولی کو بطور وسیلہ سمجھ کر پکارتا ہے، ان کو خدا نہیں سمجھتا اور ان کے توسل سے رب کو پکارنا عین شریعت ہے۔ اس کا انکار قرآن و حدیث کا انکار ہے۔ عبارت مذکورہ بالا میں شاہ اسماعیل دہلوی نے بادشاہ کی تشبیہ اللہ سے اور غلام کی تشبیہ بندوں سے دی ہے۔ اور چوہڑے چمار کا ذکر نبیوں ولیوں کے مقابلہ میں کیا ہے۔ جیسے غلام اپنے بادشاہ ہی سے تعلق رکھتا ہے کسی چوہڑے چمار سے نہیں۔ ایسے ہی بندے کو اپنے رب سے ہی تعلق رکھنا چاہیے کسی نبی ولی سے نہیں۔ لیکن چوہڑے چمار کے الفاظ جس سیاق و سباق میں لائے گئے ہیں اس میں نبیوں ولیوں کی شدید توہین ہے۔ رب تعالیٰ کے مقابلے میں نبیوں ولیوں کو چوہڑے چمار کے مقام پر رکھا گیا۔ (والعیاذ باللہ) عبارت بار بار پڑھیں اس نتیجے میں کوئی ابہام نہیں۔ مولانا اخلاق حسین قاسمی دیوبندی ان توہین آمیز عبارات کے متعلق رقمطراز ہیں:

''تقویۃ الایمان کی عبارات مسلم معاشرہ کے اندر پھیلی ہوئی اعتقادی اور عملی بے راہ روی، مشرکانہ رسوم، مشرکانہ تہوار اور بدعات و خرافات کے خلاف ایک آواز ہے''۔ (شاہ اسماعیل شہید اور ان کے ناقد ص ۵۲، ۵۳)

یہ کیسی آواز ہے کہ اصلاح کے نام پر انبیائے کرام ﷺ اور اولیائے عظام کو نشانہ پر رکھ لیا گیا۔ ہر سادہ لوح اور کم علم مسلمان چاہے مرد ہو یا عورت، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتا ہے اور دن میں متعدد بار نماز میں اپنے پیارے رسول ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یاد رہے کہ حضور ﷺ کے خداداد کمالات کا اقرار و اعتراف شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے۔ حضور ﷺ کے اوصاف و کمالات دیکھ کر ہی اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ اور قدرت کاملہ کا صحیح مفہوم سمجھ میں آتا ہے۔ مولانا اسماعیل صاحب، تو موجود نہیں ان کے وکیلان صفائی ہی بتائیں کہ توحید میں پختگی کیا انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی توہین، بے ادبی اور گستاخی کے بغیر نہیں آتی؟ جب کوئی مسلمان کسی نبی ولی کو متصرف بالذات نہیں سمجھتا تو ان پر شرک کا فتویٰ کیوں عائد کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کو وسیلہ کیوں نہ بنائیں؟ ان کے توسل سے مغفرت کیوں نہ کروائیں؟ کیا اللہ تعالیٰ نے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ... الخ نہیں فرمایا۔ ''کہ اے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والو! اپنی مغفرت کے لیے میرے برگزیدہ رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو اور رسول بھی تمہارے لیے تمہاری بخشش چاہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو یقیناً توبہ قبول کرنے والا مہربان پاؤ گے''۔ اور کیا مفسرین کرام نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی یہ حکم اسی طرح باقی ہے۔ لکھنے والے لکھ گئے، اپنے انجام کو پہنچ گئے، ان کو بچانے کی فکر میں ایسی عبارات کا دفاع کر کے پیغمبر اعظم ﷺ کی بے ادبی نہ کیجیے۔ توہین رسالت کا نام توحید ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے۔

(۳) ''انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے، سو ان میں یہی بڑائی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں۔ برے بھلے کاموں سے واقف ہیں.... اور اس بات کی ان میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم (کائنات) میں تصرف کرنے کی